صلاۃِ رجب

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

ماہ رجب کی راتوں میں خصوصی عبادت بدعت ہے، نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام سے ثابت نہیں۔ دلائل کا تحقیقی جائزہ ملاحظہ ہو:

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فِي رَجَبَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ مَّنْ صَامَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَقَامَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ كَانَ لَهٗ مِنَ الْأَجْرِ كَمَنْ صَامَ مِائَةَ سَنَةٍ وَّقَامَ مائَةَ سَنَةٍ وَّهِيَ لِثَلَاثٍ بَّقِيْنَ مِنْ رَجَبَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا نَّبِيًّا .

''۲۷ رجب کے دن روزہ اور رات کو قیام کرنے والے کو سو برس کے روزوں اور قیام کا ثواب ملتا ہے، اسی دن رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے۔''

(الفردوس للدّيلمي : ٥٦٩٠، ذيل اللآلي المصنوعة للسّيوطي، ص : ١١٩)

من گھڑت روایت ہے۔

① عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی الاستاذ ''کذاب ومتروک'' ہے۔

❁ علامہ معلّمی یمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ مُرْمًى بِالْوَضْعِ، وَقَدْ وَقَفْتُ لَهٗ عَلٰى أَشْيَاءَ أَجْزِمُ بِأَنَّهَا مِنْ وَّضْعِهٖ، كَوَصِيَّةِ أَبِي حَنِيْفَةَ لِلسَّمَتِي، وَمُنَاظَرَةِ الْأَوْزَاعِي مَعَ

أَبِي حَنِيْفَةَ، وَأَشْيَاءَ لَا رَيْبَ فِي وَضْعِهَا، وَلٰكِنَّهٗ يُسَمِّي شُيُوخًا لَّا يُعْرَفُونَ، ثُمَّ يَصْنَعُ تِلْكَ الْبَلَايَا، وَيُحَدِّثُ بِهَا عَنْهُمْ .

''اس پر وضع حدیث کا الزام ہے، میں وثوق سے کہتا ہوں کہ اس کی کئی روایتیں من گھڑت ہیں، جیسے ابوحنیفہ کی سمتی کو وصیت، اوزاعی کا ابوحنیفہ سے مناظرہ اوراس طرح کی دیگر اشیا کے من گھڑت ہونے میں کوئی شک نہیں، بہت سی روایات اور مصیبتیں گھڑ کرنا معلوم افراد کے سرتھوپ دیتا ہے۔''

(حاشية الفوائد المجموعة، ص ٣٣)

② سلیمان بن داؤد کا تعین درکار ہے!

③ معاذ بن عیسیٰ کی ایک روایت حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے محمد بن فور بن عبداللہ بن مہدی سے ذکر کرنے کے بعد کہا:

هٰذَا حَدِيثٌ مَّوْضُوعٌ فَالْـآفَةُ هٰذَا أَوْ شَيْخُهٗ .

''یہ روایت من گھڑت ہے،اسے محمد بن فور، یا اس کے استاذ نے گھڑا ہے۔''

(ميزان الاعتدال : ١٠/٤)

④ اسماعیل بن یحییٰ بن عبیداللہ بن طلحہ تیمی ابویحییٰ ''کذاب'' ہے،اسے ابوعلی الحافظ رحمہ اللہ (تاريخ بغداد للخطيب : ٢٤٧/٦) اور امام دارقطنی رحمہ اللہ وغیرہما نے ''متروک'' اور ''کذاب'' کہا ہے۔(الضّعفاء والمتروكون : ٨١)

❀ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُحَدِّثُ عَنِ الثِّقَاتِ بِالْبَوَاطِيلِ .

''یہ ثقہ راویوں سے منسوب باطل روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(الكامل في ضُعَفاء الرّجال : ٣٠٢/١)

✿ حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مُجْمَعٌ عَلٰى تَرْكِهٖ . ''اس کے متروک ہونے پر اجماع ہے۔''

(ميزان الاعتدال : ٢٥٣/١)

✿ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ''کذاب'' کہا ہے۔

(ذيل الآلي المصنوعة ص ١١٩)

✿ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحْىٰ لَيْلَةً مِّنْ رَّجَبَ وَصَامَ يَوْمًا، أَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَكَسَاهُ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، وَسَقَاهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ، إِلَّا مَنْ فَعَلَ ثَلاثًا : مَنْ قَتَلَ نَفْسًا، أَوْ سَمِعَ مُسْتَغِيثًا يَّسْتَغِيثُ بِلَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَلَمْ يُغِثْهُ، أَوْ شَكَا إِلَيْهِ أَخُوهُ حَاجَةً فَلَمْ يُفَرِّجْ عَنْه .

''جو ماہِ رجب کی کسی رات قیام کرتا ہے، دن کو روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کا پھل کھلائے گا، جنتی حُلّہ پہنائے گا، الرحیق المختوم سے پلائے گا، مگر جس نے یہ تین کام کیے (وہ اس سے محروم رہے گا)، کسی جان کو قتل کیا، دن یا رات کے وقت کسی فریادی کی پکار سنی، مگر اس کی مدد نہ کی، اس کا بھائی اس کے پاس اپنی ضرورت لے کر آیا، مگر اس نے بھائی کی ضرورت کو پورا نہیں کیا۔''

(فضائل شهر رجب للحسن بن محمد الخلّال ص ٥٤، ح : ٦، الموضوعات لابن الجوزي : ٥٨٠/٢-٥٨١، ح : ١١٥١، ذيل الآلي المصنوعة للسّيوطي ص ١٩٩)

جھوٹی روایت ہے۔

① اسحاق بن محمد بن مروان کوفی کے متعلق امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ مِمَّنْ يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ . ''اس کی روایت سے حجت نہیں پکڑی جائے گی۔''

(سؤالات الحاكم للدّارقطني، ص١٠٨، ح : ٧٠)

② محمد بن مروان بن قطان کوفی کے متعلق امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَيْخٌ مِّنَ الشِّيعَةِ حَاطِبُ لَيْلٍ لَّا يَكَادُ يَحَدِّثُ عَنْ ثِقَةٍ،مَتْرُوكٌ .

''بڑا شیعہ ہے، رطب ویابس جمع کرتا ہے، یہ متروک کسی ثقہ سے بیان کرتا ہی نہیں۔''

(سؤالات البَرقاني، ص٦٢، ح ٤٥٨)

③ حصین بن مخارق ابو جنادہ کے متعلق امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَجُوزُ الْإِحْتِجَاجُ بِهِ . ''اس سے دلیل پکڑنا جائز نہیں۔''

(كتاب المَجروحين : ٢/٥١١)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔

(الضّعفاء والمتروكون، ص ١٨٩)

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يَضَعُ الْأَحَادِيثَ . ''احادیث گھڑتا تھا۔''

(ذيل اللآلي المصنوعة، ص ١١٩)

④ ابوحمزہ ثمالی (ثابت بن ابی صفیہ) کو امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام ابوزرعہ رازی، امام ابوحاتم رازی، امام ابن حبان رحمہم اللہ نے ضعیف ومجروح قرار دیا ہے، نیز امام دارقطنی رحمہ اللہ نے متروک کہا ہے۔

(سؤالات البَرقاني، ص٢٠، ح : ٦٤)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''ضعیف رافضی'' کہا ہے۔

(تقريب التّهذيب : ٨١٨)

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَّوْضُوعٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''یہ روایت جھوٹی ہے۔'' (الموضوعات: ۵۸۱/۲)

رجب کی پہلی رات کی عبادت:

اس رات کی عبادت کے بارے میں ایک من گھڑت روایت آتی ہے:

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوَّلَ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّجَبَ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا عِشْرِينَ رَكْعَةً، يَّقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مَّرَّةً، وَّيُسَلِّمُ فِيهِنَّ عَشْرَ تَسْلِيمَاتٍ، أَتَدْرُونَ مَا ثَوَابُهٗ؟ فَإِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ جِبْرِيلَ عَلَّمَنِي ذٰلِكَ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ، قَالَ: حَفِظَهُ اللّٰهُ فِي نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَأَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَأُجِيرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَازَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ.

''رجب کی پہلی رات نماز مغرب پڑھنے کے بعد جو شخص بیس رکعت ادا کرے، ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت اخلاص ایک ایک بار پڑھے، ان رکعات میں مجھ پر دس مرتبہ سلام بھیجے، جانتے ہو اس کا ثواب کتنا ہے؟ یہ نماز مجھے روح الامین نے سکھائی ہے۔ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے جان و مال اور اہل و عیال کی حفاظت فرمائے گا،

اسے عذاب قبر سے پناہ ہوگی، پل صراط سے برق رفتار بغیر حساب و کتاب کے گزر جائے گا۔‘‘(الموضوعات لابن الجوزي : ٤٣٤/٢، ح : ١٠٠٦)

جھوٹی سند ہے۔

① ابوذر عمار بن محمد بن مخلد بغدادی کی توثیق نہیں مل سکی۔

② عبدالکریم بن ابی حنیفہ ابومظفر کی توثیق درکار ہے۔

③ ابوجعفر محمد بن علی بن محمد الطائی کے حالات زندگی تک رسائی نہیں ہوسکی۔

④ ابوالطیب طاہر بن حسن مطوعی کے بھی حالات نہیں مل سکے۔

⑤ عبداللہ بن محمد بن یعقوب ابومحمد حارثی کذاب اور متروک ہے۔

⑥ محمد بن قاسم، ہوسکتا ہے یہ ابن مجمع بلخی ہو۔

۞ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰی عَنْهُ أَهْلُ خُرَاسَانَ أَشْيَاءَ لَا يَحِلُّ ذِكْرُهَا فِي الْكُتُبِ فَكَيْفَ الِاشْتِغَالُ بِرِوَايَتِهَا .

’’اہل خراسان نے اس سے ایسی روایات بیان کی ہیں، جنہیں لکھنا ہی جائز نہیں تو عمل کیسے جائز ہوگا؟‘‘(كتاب المَجروحين : ٣٣٠/٢)

۞ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ بِأَحَادِيثِ مَوْضُوعَةٍ . ’’من گھڑت روایتیں بیان کرتا ہے۔‘‘

(المَدخل إلى الصّحيح : ٢٤٤/١، ح : ١٩٥)

اس میں ایک اور بھی خرابی ہے۔

۞ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَّوْضُوعٌ، وَأَكْثَرُ رُوَاتِهِ مَجَاهِيلُ .

''من گھڑت ہے، اکثر راوی مجہول ہیں۔''(الموضوعات : ٤٣٤/٢)

❁ شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قُصِدَ إِحْيَاءُ لَيَالٍ لَّا خُصُوْصَ لَهَا، كَأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّجَبَ .

''رجب کی پہلی رات کی طرح ان راتوں کی شب بیداری کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔''(إقتضاء الصّراط المستقيم : ٦٢٣/٢)

رجب کی پندرہویں شب کی عبادت:

رجب کی پندرہویں شب کو خاص عبادت کا اہتمام کرنا بدعت اور غیر مشروع ہے، کیونکہ اس کے ثبوت پر کوئی صحیح دلیل موجود نہیں۔ دین صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے، اس کے بارے میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک جھوٹی روایت آتی ہے:

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ رَّجَبَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يَّقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ الْحَمْدَ مَرَّةً، وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عِشْرِينَ مَرَّةً، وَّقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، وَّقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلاتِهِ صَلّٰى عَلَيَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يُسَبِّحُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيُكَبِّرُهٗ وَيُهَلِّلُهٗ ثَلاثِينَ مَرَّةً، بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ أَلْفَ مَلَكٍ يَّكْتُبُونَ لَهُ الْحَسَنَاتِ وَيَغْرِسُونَ لَهُ الْأَشْجَارَ فِي الْفِرْدَوْسِ، وَمَحٰى عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ أَصَابَهٗ إِلٰى تِلْكَ اللَّيْلَةِ،

وَلَمْ يَكْتُبْ عَلَيْهِ خَطِيَّةً إِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْقَابِلِ .

''جو پندرہ رجب کی رات چودہ رکعت ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورت فاتحہ، بیس مرتبہ سورت اخلاص اور تین تین مرتبہ معوذتین پڑھتا ہے، فارغ ہونے کے بعد مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے، بعد ازاں، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ کی تیس مرتبہ تسبیح کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ایک ہزار فرشتے اس کی طرف بھیجتا ہے، جو اس کی نیکیاں لکھتے ہیں، جنت میں اس کے لیے درخت لگاتے ہیں، اس رات تک کی جانے والی تمام خطائیں مٹا دی جاتی ہیں، نیز آئندہ سال تک اس کا کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا۔''

(الموضوعات لابن الجوزي : ٤٣٨/٢ـ٤٣٩، ح : ١٠٠٩)

جھوٹی روایت ہے، اس کے بہت سے راوی مجہول ہیں۔

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا مَوْضُوعٌ وَّرُوَاتُهٗ مَجْهُولُونَ، وَلَا يَخْفٰى تَرْكِيبُ إِسْنَادِهٖ وَجَهَالَةُ رِجَالِهٖ .

''من گھڑت ہے، اس کے کئی راوی مجہول ہیں، سند کا بناوٹی اور راویوں کا مجہول ہونا مخفی نہیں۔'' (الموضوعات : ٤٣٩/٢)

❁ شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَذٰلِكَ يَوْمٌ آخِرُ فِي وَسَطِ رَجَبَ، يُصَلّٰى فِيهِ صَلَاةٌ تُسَمّٰى صَلَاةُ أُمِّ دَاوُدَ فَإِنَّ تَعْظِيمَ هٰذَا الْيَوْمِ لَا أَصْلَ لَهٗ فِي الشَّرِيعَةِ أَصْلًا .

''اسی طرح پندرہ رجب کو صلاۃ اُم داوٗد پڑھی جاتی ہے، شریعت میں اس دن

کی تعظیم کا سرے سے وجود ہی نہیں۔''

(إقتضاء الصّراط المستقيم : ٦١٧/٢)

✿ علامہ ونشریسی رحمہ اللہ بدعات کی فصل میں لکھتے ہیں:

مِنْهَا الْقِيَامُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ رَّجَبَ وَ شَعْبَانَ .

''ان بدعات میں رجب اور شعبان کی پندرہویں رات کا قیام بھی ہے۔''

(المِعيار المُعرب : ٥٠٨/٢)

رجب کی خصوصی عبادت:

رجب میں خصوصی عبادت بدعت ہے، اس پر کوئی شرعی دلیل نہیں۔ اس کے بارے میں واردشدہ روایات پر مختصر اور تحقیقی جائزہ ملاحظہ ہو:

✿ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ يَوْمًا مِّنْ رَّجَبَ وَصَلّٰى فِيهِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، يَقْرَأُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ يُرٰى لَهٗ .

''جس نے رجب کے کسی دن روزہ رکھا اور چار رکعت ادا کیں، پہلی رکعت میں سو مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سو مرتبہ سورت اخلاص پڑھی، وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے یا اسے دکھا دیا جاتا ہے۔''

(الموضوعات لابن الجوزي : ٤٣٥/٢، ح : ١٠٠٧)

روایت جھوٹی ہے۔

① احمد بن عبید اللہ بن عبدالوہاب۔

② ابو مفضل احمد بن محمد بن سعید۔

③ ابو سلیمان جرجانی۔

④ حجر بن ہاشم۔

چاروں کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

⑤ عثمان بن عطاء بن ابی مسلم خراسانی کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (سؤالات ابن الجنید : ٣٩٣)، امام بخاری رحمہ اللہ (التّاریخ الکبیر : ٦/٢٤٤) اور امام مسلم رحمہ اللہ (الکنٰی والأسماء : ٢/٧٧٩) نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ (الجرح والتّعدیل : ٦/١٦٢) اور امام فلاس رحمہ اللہ (الجرح والتّعدیل لابن أبي حاتم : ٦/١٦٢) نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

۞ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفُ الْحَدِيثِ جِدًّا . ''سخت ضعیف ہے۔'' (سنن الدّارقطني : ٣/١٦٤)

۞ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ أَبِيهِ أَحَادِيثَ مَوْضَوعَةً .

''اپنے باپ سے من گھڑت روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(المَدخل إلی الصّحیح : ١/٢٠٧، ح : ١١٧)

⑥ عطاء بن ابی مسلم خراسانی کا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت نہیں، لہٰذا سند منقطع ہے۔

۞ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَّوْضُوْعٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَكْثَرُ رُوَاتِهِ مَجَاهِيلُ، وَعُثْمَانُ مَتْرُوكٌ عِنْدَ الْمُحَدِّثِينَ .

''یہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہے۔ اکثر راوی مجہول ہیں اور عثمان محدثین کے نزدیک ''متروک'' ہے۔''

(الموضوعات لابن الجوزي : ٤٣٥/٢)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رجب سے پہلے جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ، شَهْرُ رَجَبَ شَهْرُ اللّٰهِ (الْأَصَمُّ)، تُضَاعَفُ فِيهِ الْحَسَنَاتُ، وَتُسْتَجَابُ فِيهِ الدَّعَوَاتُ، وَيُفَرَّجُ فِيهِ عَنِ الْكُرْبَاتِ، لَا يُرَدُّ لِلْمُؤْمِنِ فِيهِ دَعْوَةٌ، فَمَنِ اكْتَسَبَ فِيهِ خَيْرًا ضُوعِفَ لَهُ فِيهِ أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً، وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ، فَعَلَيْكُمْ بِقِيَامِ لَيْلِهِ، وَصِيَامِ نَهَارِهِ، فَمَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ فِيهِ خَمْسِينَ صَلاةً يَّقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مَّا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ، أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْحَسَنَاتِ بِعَدَدِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ، وَبِعَدَدِ الشَّعَرِ وَالْوَبَرِ .

''لوگو! ایک عظیم مہینہ آنے والا ہے، رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے، اس میں نیکیاں بڑھائی جاتی ہیں، دعائیں قبول ہوتی ہیں، مصائب سے چھٹکارا ملتا ہے، کسی مومن کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ اس کی نیکیوں میں اضافہ کر دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ جس کی چاہیں نیکیاں بڑھا دیں، رات کا قیام اور دن کا روزہ آپ پر

لازم ہے، جو اس مہینے کے کسی دن پچاس رکعات نماز ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں مقدور بھر قرآن پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے جفت وطاق اور (بھیڑ، بکری، اونٹ وغیرہ کے) بالوں کی تعداد کے برابر نیکیاں عطا فرماتا ہے۔''

(كتاب فضل رجب لأبي محمّد عبد العزيز بن أحمد الكتّاني كما في تبيين العَجب لابن حَجَر، ص ٦٢، جزء في فضل رجب لابن عساكر، ص٣١٧۔٣١٨، ح : ١٤، تاریخ ابن عساکر : ٢٩١/٤٣)

جھوٹی روایت ہے۔

① ابان بن ابی عیاش ''کذاب'' اور ''متروک'' ہے۔

② ابوحسن علی بن یعقوب قزوینی کے متعلق حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ بَعْدَ السَّبْعِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ بِخَبَرٍ بَّاطِلٍ .

''اس نے سن ٣٧٠ھ کے بعد باطل روایت بیان کی ہے۔''

(میزان الاعتدال : ١٦٣/٣، الرقم : ٥٩٧٢)

③ حسن بن احمد بن مبارک طوسی کے متعلق امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ جِدًّا يُّتَّهَمُ بِالْوَضْعِ .

''سخت ضعیف ہے، اس پر وضع حدیث کا الزام بھی ہے۔''

(لسان المیزان لابن حَجر : ٢٤/٣)

✿ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَاحِبُ مَنَاكِيرَ . ''منکر روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(میزان الاعتدال للذّهبي : ٤٨٠/١)

④ محمد بن زرارہ سلیطی کے حالاتِ زندگی نہیں مل سکے۔

⑤ محمد بن عمرو انصاری کا تعین درکار ہے۔

⑥ عبد العزیز کتانی اور علی بن یعقوب قزوینی کے درمیان انقطاع ہے۔

۞ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَكٰى عَنْهُ عَبْدُالْعَزِيزِ الْكَتَّانِيُّ مَنْقَطِعًا .

''عبد العزیز کتانی نے اس سے منقطع ہی بیان کیا ہے۔''

(تاریخ دمشق : ۲۹۱/٤۳)

۞ اس جھوٹی روایت کے بارے میں حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ بِّمَرَّةٍ لَّمْ أَكْتُبْهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ .

''اس کے منکر ہونے میں کوئی دورائے نہیں، اس کی یہی سند ہے۔''

(تاریخ دِمَشق : ۲۹۲/٤۳)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَّوْضُوعٌ وَّإِسْنَادُهٗ مَجْهُولٌ .

''من گھڑت حدیث ہے، اس کی سند مجہول ہے۔'' (تبیین العَجب، ص ٦٢)

۞ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا سَلْمَانُ مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ يُّصَلِّي فِي هٰذَا الشَّهْرِ ثَلَاثِينَ رَكْعَةً يَّقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَا اللّٰهُ أَحَدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّقُلْ يٰۤأَيُّهَاالْكَافِرُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا مَحَا اللّٰهُ عَنْهُ ذُنُوبَهٗ وَأَعْطٰى مِنَ الْأَجْرِ كَمَنْ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهٗ

وَكَانَ مِنَ الْمُصَلِّينَ إِلَى السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ .

''سلمان! جو مومن مرد اور عورت اس ماہ تیس رکعت ادا کریں، ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور تین مرتبہ سورت اخلاص، تین مرتبہ سورت کافرون پڑھتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کے گناہ مٹا دیتا ہے، اُنہیں مہینہ بھر کے روزوں اور ایک سال آئندہ کی نمازوں کا ثواب دیتا ہے۔''

(غنية الطّالبين لعبد القادر الجيلاني : ۱/۱۸۰۔۱۸۱)

جھوٹی روایت ہے۔

① ہبۃ اللہ بن مبارک سقطی ''متہم بالکذب'' ہے۔

② علی بن محمد بن اسماعیل بن محمد صفار۔

③ سعید بن نضر بن منصور بزار دونوں کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

ماہِ رجب کے متعلق خصوصی عبادت کے ثبوت پر کوئی صحیح دلیل نہیں، یہ قبیح بدعت ہے۔

❀ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

أَمَّا الصَّلَاةُ فَلَمْ يَصِحَّ فِي شَهْرِ رَجَبَ صَلَاةٌ مَّخْصُوصَةٌ تَخْتَصُّ .

''ماہِ رجب میں کوئی خاص نماز ثابت نہیں ہے۔''

(لطائف المَعارف، ص ۲۲۸)

❀ شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''رجب میں کوئی خاص عبادت نہیں، بلکہ اس کا حکم باقی حرمت والے مہینوں کی طرح ہے، حرمت والے مہینے چار ہیں: رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا

فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ﴾(التّوبة : ٣٦) ''زمین وآسمان کی تخلیق سے اب تک کتاب الٰہی میں مہینے بارہ ہی ہیں، ان میں چار حرمت والے ہیں۔'' ماہِ رجب کو عبادت مثلاً؛ روزہ اور قیام وغیرہما کے حوالے سے خصوصیت حاصل نہیں، جو شخص اس ماہ کو ان عبادات کے لیے خاص کرتا ہے، جو نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں، وہ بدعتی ہے۔ فرمانِ نبوی ہے: ''میری اور میرے سراپائے ہدایت خلفائے راشدین کی سنت لازم پکڑنا، اس سے تعلق مضبوط رکھنا اور اسے مضبوط جبڑوں کے ساتھ پکڑنا، دین میں نئے کاموں سے بچیں، کیونکہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''(مجموع فتاویٰ ورسائل : ٢٣٨/٢_٢٣٩)

❀❀❀❀❀❀❀